روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 9 مئی 2002ء 25 صفر 1423 ہجری - 9 ہجرت 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 103

نور کی جانب

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی

اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت پیدا کردے۔ اور ہم میں صلح کرادے

اور ہمیں سلامتی کی راہیں دکھا۔ اور ہمیں اندھیروں سے نور کی جانب نجات عطا فرما

اور ہمیں ظاہری اور باطنی برائیوں سے بچا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب التشھد حدیث نمبر 825)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک دفعہ نواب علی محمد خان مرحوم رئیس لودھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔ جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے اور ان کو بشدت اعتقاد ہو گیا۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا۔ اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط ان کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب میں نے بلا توقف ان کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط ان کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی۔ کیونکہ میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی۔ اور ان کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ وہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے اور انہوں نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کتاب میں وہ دونوں نشان متذکرہ بالا درج کر دئے اور ہمیشہ ان کو پاس رکھتے تھے۔ جب میں پٹیالہ میں گیا۔ اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ جب وزیر سید محمد حسن صاحب کی ملاقات ہوئی تو اتفاقاً سلسلہ گفتگو میں وزیر صاحب اور نواب صاحب کا میرے خوارق اور نشانوں کے بارہ میں کچھ تذکرہ ہوا۔ تب نواب صاحب مرحوم نے ایک چھوٹی سی کتاب اپنی جیب میں سے نکال کر وزیر صاحب کے سامنے پیش کر دی اور کہا کہ میرے ایمان اور ارادت کا باعث تو یہ دو پیشگوئیاں ہیں جو اس کتاب میں درج ہیں اور جب کچھ مدت کے بعد ان کی موت سے ایک دن پہلے میں ان کی عیادت کے لئے لودھیانہ میں ان کے مکان پر گیا تو وہ بواسیر کے مرض سے بہت کمزور ہو رہے تھے اور بہت خون آ رہا تھا اس حالت میں وہ اٹھ بیٹھے اور اپنے اندر کے کمرہ میں چلے گئے اور وہی چھوٹی کتاب لے آئے اور کہا کہ یہ میں نے بطور حرز جان رکھی ہے اور اس کے دیکھنے سے میں تسلی پاتا ہوں اور وہ مقام دکھلائے جہاں دونوں پیشگوئیاں لکھی ہوئی تھیں۔ پھر جب قریب نصف کے یا زیادہ رات گزری تو وہ فوت ہو گئے (-)۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اب تک ان کے کتب خانہ میں وہ کتاب ہو گی۔

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن - جلد 22 ص 257)

خداتعالیٰ کو پانے کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

”جو انسان عقل رکھتا ہے اور فراست رکھتا ہے اور خدائے تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے اور خدا سے پیار کا حصول چاہتا ہے اور لقاء چاہتا ہے اور رضوان باری چاہتا ہے۔ اسے معلوم ہو کہ خدا کو پانے کے سارے راستے قرآن میں بیان کر دیئے گئے ہیں اور ان پر چل کر ہی اللہ تعالیٰ کو حاصل کیا جاسکتا ہے“۔

(الفضل 29 اکتوبر 1978ء)

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-90 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین)

گلشن احمد نرسری میں موجود سہولت

گلشن احمد نرسری میں آپ کی سہولت کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے۔ تشریف لائیں اور اپنے گھر کو پھولوں اور پودوں سے خوبصورت بنائیں۔

1۔ گلشن احمد نرسری میں سبزیوں (پیاز لہسن وغیرہ) اور فروٹ کی پیکنگ کے مسائل کے حل کے لئے جالی دار نیٹ بیگ 3 کلو سے 25 کلو تک مختلف قیمتوں میں دستیاب ہیں۔

2۔ گھروں میں سایہ کے لئے گرین ہاؤس (شیڈ) بنوائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کا دوسرا سالانہ اجتماع

سینکڑوں کلو میٹر کا پیدل اور سائیکل سفر کر کے خدام کی اجتماع میں شمولیت

رپورٹ: محمد اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو

خداتعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع مورخہ 6،5 اور 7 اکتوبر 2001ء کو جماعتی زمین واقع سمگاندہ واگاڈوگو (Ouagadougo) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں آٹھ مختلف ریجنز میں اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں تین ہزار پانچ سو (3500) خدام نے حصہ لیا اور دور دراز سے سائیکلوں پر سفر کر کے ا.. میں شامل ہوئے۔

کل 96 مجالس کے 709 خدام نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ ریجن تنکودوگو (Tenkodo ugo) کے 125 خدام نے 190 کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ ریجن ددگو (Didgou) کے 55 خدام نے 230 کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ ریجن وایوگیا (Ouahigouya) کے 45 خدام نے 180 کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ ریجن ڈوری (Dori) اور کایا (Kaya) کے 70 خدام نے 280 کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ ریجن واگاڈوگو (Ouagadougo) کے 39 خدام نے 180 کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔

اسی طرح کل 334 خدام پیدل 190 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے۔ اور ریجن تنکوڈوگو سے سات خدام پیدل 190 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے۔ ریجن بوبو (Bobo) سے 10 خدام پیدل 365 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے۔ اجتماع کے موقعہ پر 75 خدام نے سرکاری ہسپتال کے لئے خون کا عطیہ دیا۔ ایک خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ نیشنل ٹی وی اور دو اخبارات نے تفصیلی ذکر کیا۔ آئیوری کوسٹ سے تین معزز مہمانوں نے شرکت کی۔

اطفال کا علیحدہ اجتماع کیا گیا جس میں 132 اطفال نے شرکت کی۔ سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے دور دراز علاقوں سے 334 خدام سائیکلوں پر تشریف لائے اور اکثر خدام اجتماع سے تین دن قبل ہی اپنے گھروں سے روانہ ہوئے۔ ہر ریجن سے خدام مختلف گروپوں کی شکل میں سفر پر روانہ ہوئے۔ سفر کے دوران خدام سفید رنگ کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھے جس پر نیلے رنگ سے کلمہ طیبہ اور فرنچ زبان میں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور ''جماعت احمدیہ بورکینا فاسو'' کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ راستے میں خدام نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور تسبیح وتحمید کے ترانے گاتے رہے اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ مختلف ریجنز سے آنے والے خدام نے 350 کلومیٹر سے 150 کلومیٹر تک کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ راستے میں نگران مشنریز اور قائدین خوردونوش کا اہتمام کرتے رہے۔ اس طرح اجتماع میں شرکت کے لئے بوبوجلاسو کے دس خدام نے 365 کلومیٹر کا فاصلہ سات دنوں میں اور تنکوڈوگو کے سات خدام نے 190 کلومیٹر کا فاصلہ چار دنوں میں پیدل طے کر کے اجتماع میں شرکت کی۔ بسوں اور کاروں پر آنے والے دیگر خدام کی تعداد 358 رہی۔ اس طرح کل 709 خدام نے اس اجتماع میں شامل ہوئے۔

مقام اجتماع

مقام اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں آٹھ دفعہ وقارعمل کیا گیا جس میں چارصد سے زائد خدام نے شرکت کی۔ مین گیٹ سے داخل ہوتے ہی سامنے ایک خوبصورت اور پرکشش نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں سلسلہ کا لٹریچر اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا۔

اس کے ساتھ ہی تصاویر کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں ایک بورڈ پر حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے رفقا کی تصاویر تھیں۔ جبکہ دوسرے بورڈ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ افریقہ کی تصاویر کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ چونکہ یہ نمائش مین گیٹ کے سامنے تھی اس لئے باہر سے گزرنے والے غیراز جماعت دوست بھی بے اختیار اس نمائش کو دیکھنے چلے آتے۔ اس طرح یہ نمائش جماعت کا تعارف اور خدام کی معلومات کے ازدیاد کا باعث رہی۔

پہلا روز

اجتماع کا افتتاح مکرم کابورے سلیمان صاحب صدر صاحب خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے ساڑھے چار بجے خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرا کر دعا کے ساتھ کیا جب کہ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر ومشنری انچارج بورکینا فاسو پانچ بجے مقام اجتماع میں تشریف لائے تو خدام نے نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو زندہ باد وغیرہ کے نعرے لگا کر استقبال کیا۔ تمام خدام مخصوص کالی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے۔

تلاوت اور نظم کے بعد تمام خدام نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ پھر مکرم امیر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا جس میں انہیں ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پہلے سیشن کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں ہر ریجن سے تین تین خدام نے حصہ لیا اور پانچ مقابلہ جات کروائے گئے جن میں تلاوت، ندائے صلوٰۃ تقریر، فی البدیہہ تقریر اور سوال وجواب شامل ہیں۔

دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر سے ہوا جس کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب مربی آئیوری کوسٹ نے اطاعت وفرمانبرداری کے موضوع پر درس دیا جس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں فٹ بال، رسہ کشی، تین ٹانگ کی دوڑ، ایک سو اور چار سو میٹر کی دوڑ کے مقابلے کروائے گئے۔ فٹ بال میچ اور رسہ کشی کے مقابلہ کے لئے چھوٹے ریجنز کو بڑے ریجنز کے ساتھ ملا کر چھ ٹیمیں بنائی گئیں۔

ابتدائی مقابلوں کے بعد بارہ بجے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا جس کی صدارت محترم عثمانا احمد و صاحب، نائب امیر بورکینا فاسو نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد ''خدام الاحمدیہ کا کردار جماعت احمدیہ میں'' کے موضوع پر بشارت احمد نوید صاحب ریجنل مشنری بوبو نے کی اور خدام کو اس تنظیم کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔

تیسرا روز

اجتماع کے تیسرے روز کا آغاز بھی حسب روایت باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر سے ہوا جس کے بعد مکرم ابوبکر سناگو صاحب، لوکل مشنری نے درس دیا۔

چھ بجے فٹ بال کے فائنل میچ کا آغاز ہوا۔ فائنل مقابلہ واگا (Ouaga) اور Bobo کے درمیان ہوا جو کہ واگا نے ایک مشکل مقابلہ کے بعد جیت لیا۔ فٹ بال کے مقابلوں کے بعد رسہ کشی کے فائنل کروائے گئے جس میں ریجن ددگو اول اور دایوگویا دوم رہا۔ ان مقابلہ جات کے بعد ساڑھے بارہ بجے اختتامی تقریب ہوئی۔

اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر ومشنری انچارج برکینا فاسو تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم کابورے سلیمان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد محترم وودرگو عبدالحیٔ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ جس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں زیادہ نمبر حاصل کرنے والے ریجن ددوگو (Dedougou) کو جس نے 34 نمبر حاصل کئے، ٹرافی دی گئی جبکہ واگا ریجن جس نے 32 نمبر حاصل کئے دوسرے نمبر پر رہا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

خدام کے اجتماع کے ساتھ ساتھ اطفال کا بھی علیحدہ اجتماع کیا گیا جس میں تلاوت اور ندائے صلوٰۃ وغیرہ کے مقابلے کروائے گئے۔ اطفال کی کل حاضری 132 رہی۔

اس اجتماع کی ایک خاص بات یہ ہے کہ قیام وطعام کا انتظام ہر ریجن نے خود کیا۔ اجتماع سے پہلے ہی ریجنز نے خیمے وغیرہ تیار کروا لئے تھے اور اجتماع کے روز ہر ریجن کے خدام نے اپنی رہائش کو خوبصورتی سے سجایا اور ساتھ ہی ساتھ ہر ریجن کو ان کی تعداد کے مطابق کھانے کا سامان مہیا کر دیا گیا جس کو خدام خود مل کر پکاتے۔ اجتماع کی اختتامی دعا کے بعد تمام خدام تسبیح وتحمید اور شکر کے ترانے گاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

اس اجتماع کا نیشنل ٹیلیویژن (TNB) نے تین بار اپنی خبروں میں ذکر کیا اور اجتماع کے مختلف Events بھی دکھائے جب کہ دو اخبارات نے اس اجتماع کا تفصیلی ذکر کیا اور تصاویر شائع کیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دوسرا سالانہ اجتماع بہت سی برکتیں لے کر آیا اور بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان اجتماعات کو مزید ترقیات سے نوازے اور ان میں شامل ہونے والوں کے ایمان اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے اور یہ احمدیت کا قیمتی سرمایہ ثابت ہوں۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 اپریل 2002ء)

بیت مبارک قادیان کی توسیع

آغاز میں بیت مبارک بہت تنگ تھی اور صرف چند نمازی اس میں نماز پڑھ سکتے تھے اور اکثر نمازیوں کو یا تو بیت اقصیٰ جانا پڑتا یا الدار کی کسی کوٹھڑی یا دوسری چھت پر فریضہ نماز بجالانا پڑتا تھا۔ بایں وجہ حضرت اقدس کا منشا مبارک تھا کہ بیت کے دہنی طرف خالی زمین خدا کے گھر کے ساتھ ملا دی جائے اور توسیع عمارت کے نتیجہ میں کم سے کم چالیس آدمی تو نماز کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اس توسیع کا تخمینہ پانچ سو روپیہ لگایا گیا جس پر حضور نے 29 جولائی 1897ء کو اس غرض کے لئے چندہ کا اشتہار دیا۔ جس پر مخلصین نے حسب دستور لبیک کہا اور بیت مبارک میں نمازیوں کی مزید گنجائش پیدا ہو گئی (اشتہار کا متن مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 452-453 میں شامل اشاعت ہے)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

شمع احمدیت کی ضیاء پاشیوں کے اثرات

میرے آبائی قصبہ' خاندان اور مجھ ذرہ ناچیز خاکی پیکر پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

قسط اول

ارشاد ربانی ہے کہ ''ہر ایک نعمت جو خدا سے تجھے پہنچے اس کا ذکر لوگوں کے پاس کر'' (الضحیٰ: 12) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حق تعالیٰ کے اس فرمان مبارک کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

''خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کیلئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے''

(الحکم 10 اپریل 1903ء ص 2)

اسی طرح محبوب خدا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم العارفین، خاتم المومنین، خاتم النبیین ﷺ (فداہ ابی وامی) کی حدیث ہے۔

''حب الوطن من الایمان''

(موضوعات کبیر از حضرت امام علی قاری)

یعنی وطن کی محبت ایمان سے ہے۔

تاریخی قصبہ پنڈی بھٹیاں

میرا آبائی قصبہ پیارا وطن اور جائے ولادت پنڈی بھٹیاں ہے جسے مفتی غلام سرور صاحب قریشی لاہوری کی تحقیق کے مطابق ''اکبر بادشاہ کے وقت مسمی اجلالیہ زمیندار قوم بھٹی نے اس کو آباد کر کے اس کا نام پنڈی بھٹیاں رکھا'' (تاریخ مخزن پنجاب) بلال زبیری مورخ جھنگ نے اپنی کتاب ''تاریخ جھنگ'' اور اولیائے جھنگ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ سلطان میسور فتح علی ٹیپو شہید کے جد اعلیٰ حضرت شاہ بہلول تھے۔ موخر الذکر کتاب کے صفحہ 150 پر مزید لکھا ہے کہ آپ 1039ھ (یعنی 29-1630ء) میں وفات پا گئے آپ کا مزار جھنگڑ شاہ بہلول نزد پنڈی بھٹیاں میں موجود ہے جہاں ماہ جون میں بھاری میلہ لگتا ہے یہ علاقہ پہلے ضلع جھنگ کی حدود میں شامل تھا اب ضلع حافظ آباد میں شامل ہے یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ 1890ء میں گورنر پنجاب کی ہدایت پر از سر نو صوبہ کی حد بندی تجویز ہوئی اور پنڈی بھٹیاں کو جھنگ سے الگ کر کے ضلع گوجرانوالہ میں داخل کر دیا گیا چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت سے لے کر خلافت رابعہ کے انقلاب آفریں عہد کے پہلے گیارہ برس تک وہ ضلع گوجرانوالہ ہی کی حدود میں رہا لیکن 19 جون 1993ء کو سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو صاحب کی حکومت نے حافظ آباد کو ضلع کا درجہ دے دیا اور پنڈی بھٹیاں کو تحصیل کی حیثیت سے ضلع حافظ آباد سے منسلک کر دیا گیا۔ (''تاریخ حافظ آباد'' صفحہ 233 از جناب عزیز علی شیخ ناشر فکشن ہاؤس مزنگ روڈ لاہور اشاعت 1997ء)

گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے ادبی مجلہ ''مہک'' کی اشاعت خاص ''گوجرانوالہ نمبر'' ص 66 پر لکھا ہے:-

''جب سکھوں کی غارت گری نے پورے پنجاب کو متاثر کر دیا تو بھی اس قصبہ کے مالک جلال بھٹی نے یہاں اپنا اقتدار بحال رکھا اور کسی کی اطاعت قبول نہ کی'' مہاراجہ دلیپ سنگھ کے عہد حکومت کے اختتام کے وقت جب سردار چتر سنگھ اور شیر سنگھ نے اس طرف شورش کا بازار گرم کر دیا اور ان کی انگریزی فوج کے ساتھ جھڑپیں ہونے لگیں تو اس قصبہ کے باشندوں نے انگریز سرکار کا ساتھ دیا اور انگریزی لشکر کو رسد اور سامان جنگ پہنچاتے رہے۔ اس خدمت گزاری پر حکومت انگریزی ان پر مہربان ہو گئی اور اس گاؤں کی تمام ملکیت اس قصبہ کے اصل مالکان کو واپس کر دی اور ان کے جو مکانات ضبط شدہ تھے وہ بھی ان کو واپس کر دیئے آج تک یہی ملکیت ان خاندانوں میں چلی آ رہی ہے۔ پنڈی بھٹیاں کا قدیم تاریخی قصبہ دریائے چناب کے مشرقی کنارے پر واقع ہے اس علاقہ کے تاریخی پس منظر میں جہاں مختلف قبیلوں کی تمدنی زندگی کا ذکر ملتا ہے وہاں معروف روحانی پیشوا حضرت میاں خیر محمد نون اویسی کی اسلامی تبلیغی سرگرمیوں کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت میاں خیر محمد نون اویسی قادری کا مزار آج بھی مرجع خلائق ہے آپ کا سالانہ عرس 21 بیساکھ کو منایا جاتا ہے آپ کا مقبرہ نہایت شاندار اور خوبصورت ہے...... 1877ء کی رپورٹ کے مطابق یہاں ایک ہزار پانچ سو گھر اور تین سو دکانیں تھیں۔ مردم شماری کے مطابق اس وقت یہاں پانچ ہزار چھیالیس افراد آباد تھے اور یہاں کے ذیلدار کا نام رحمت خاں تھا۔''

پنڈی بھٹیاں میں احمدیت

اس قصبہ میں تحریک احمدیت کا نور سیدنا حضرت مسیح موعود کے ابتدائی زمانہ میں ہی پہنچ گیا تھا چنانچہ ''رجسٹر بیعت اولیٰ'' کے مطابق ایک صاحب منشی عنایت اللہ نائب مدرس پنڈی بھٹیاں 14- اگست 1892ء کو داخل سلسلہ ہوئے اور ڈھائی آنہ ماہوار چندہ مقرر کیا گیا مگر افسوس 27 ستمبر 1892ء کو یہ شخص خدا کے مقدس سلسلہ سے خود ہی کٹ گیا۔ تاہم بعد ازاں خدا کی نظر عنایت نے اس بستی میں پانچ سال کے اندر ہی اپنے آسمانی سلسلہ کا بیج بو دیا یہ سعادت اس قصبہ کے پہلے رفیق مسیح موعود حضرت میاں رحیم بخش صاحب کے حصہ میں آئی جنہوں نے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی کی مرتبہ مستند اور قدیم فہرست (مطبوعہ تاریخ احمدیت جلد اول طبع جدید ص 646) کے مطابق 16 محرم 1314ھ (بمطابق 16 مئی 1897ء) کو شرف بیعت حاصل کیا پھر ایک ماہ بعد حضرت میاں اللہ ودھایا صاحب طالب علم جماعت دوم مڈل سکول نے 20 جون 1897ء کو امام الزمان کے دست مبارک پر بیعت کا اعزاز حاصل کیا علاوہ ازیں ان تاریخی جلسہ احباب سے بھی فیضیاب ہوئے جس کی تحریک وائس پریذیڈنٹ جنرل کمیٹی اہل اسلام ہند جناب خانصاحب محمد حیات خاں صاحب سی-ایس-آئی نے ملکہ معظمہ قیصر ہند کے جشن جوبلی کے تعلق میں ملک بھر کے مسلمانوں کو بذریعہ اشتہار عام کی تھی۔ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں کی طرح یہ تقریب قادیان میں بھی ہوئی جس میں ملک کے طول و عرض سے 225 بزرگوں نے بغرض دعا شرکت فرمائی۔ شرکاء جلسہ میں حضرت میاں اللہ ودھایا بھی تھے جن کا نام خود حضرت مسیح موعود نے اپنے رسالہ ''جلسہ احباب'' ص 30 مطبوعہ 28 جون 1897ء میں درج فرمایا۔

(روحانی خزائن جلد 12 ص 32)

یہ دو حضرات اول المصدقین تھے جن کے بعد حسب ذیل عشاق کو موعود آخر الزمان کے حلقہ بیعت و غلامی میں آنے کا دائمی اور مایہ ناز فخر نصیب ہوا۔

1902ء حضرت علی اکبر صاحب کوٹ دلاور ڈاک خانہ پنڈی بھٹیاں۔

(الحکم 10 مارچ 1902ء ص 17 کالم 4)

1903ء حضرت میاں اللہ دتہ صاحب خیاط مع زوجہ محترمہ اللہ جوائی صاحبہ۔ دختر صاحبہ۔ فرزند محترم میاں حیات محمد صاحب۔

(البدر 17 جولائی 1903ء ص 208)

1907ء حضرت بدرالدین صاحب کوٹ دلاور

(الحکم 10 مارچ 1907ء ص 17 کالم 3)

حضرت میاں غلام رسول صاحب پٹواری (ہندو آنہ)

(بدر 26 ستمبر 1907ء ص 4 کالم 2)

خلافت اولیٰ

حضرت حکیم حافظ مولانا نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول کے عہد خلافت میں جو خوش نصیب امام عصر حاضر کے دامن سے وابستہ ہوئے ان میں حضرت میاں محمد مراد صاحب (دادا مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ قادیان) جیسے صاحب کشف بزرگ' پر جوش داعی الی اللہ اور سلسلہ کے جانثار فدائی اور شیدائی سر فہرست تھے۔ جنہیں ظلمت کدوں کا گوہر شب چراغ قرار دیا جائے تو قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔ انہیں ظاہری و مادی علم کی معمولی شد بد تھی مگر حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کے بعد دنیائے عرفان کے لامحدود حقائق و معارف سے مالا مال ہو گئے۔ بیعت سے قبل آپ کو عالم رویا میں حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی خواب میں ایک شخص محبوب عالم نے بتایا کہ آپ تو محبوب خدا ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں ''میں غلام احمد ہوں'' اس پر حضرت میاں صاحب نے حضرت اقدس کے مقدس ہاتھ چوم لئے۔ اب حق جناب الٰہی کی طرف سے آپ پر منکشف ہو چکا تھا آپ نے یہ خواب اپنے والدین اور چھوٹے بھائی میاں احمد الدین صاحب (ساکن کوٹ شاہ عالم ڈاک خانہ پنڈی بھٹیاں) کو سنائی اور احمدیت پر اپنے شرح صدر کا ذکر کیا تو تینوں مسیح موعود پر ایمان لے آئے ازاں بعد آپ اپنے بھائی اور استاد مکرم مولوی علی محمد صاحب کھرل کے ساتھ پیدل قادیان دارالامان پہنچے اور حضرت خلیفہ اول کے دست مبارک پر بیعت کر لی یہ مارچ 1910ء کا واقعہ ہے۔

(تابعین رفقاء احمد جلد اول ص 19 مولفہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم-اے ناشر احمدیہ بک ڈپو ربوہ طبع اول دسمبر 1969ء)

حضرت مولانا راجیکی کی تشریف آوری

داخل بیعت ہونے کے بعد آپ کی درخواست اور حضرت خلیفہ اول کے حکم پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی لاہور سے پنڈی بھٹیاں تشریف لائے۔ معلوم ہوا کہ مشہور اہلحدیث عالم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے غیروں نے مباحثہ کا پروگرام بنا رکھا ہے۔ قبل ازیں جہلم' امرتسر' لاہور' سیالکوٹ' گوجرانوالہ اور منڈی بہاؤ الدین میں جناب مولوی

صاحب موصوف حضرت مولانا راجیکی سے مناظرے کر چکے تھے اور آپ کی بلند پایہ عالمانہ و عارفانہ شان سے بخوبی واقف تھے اس لئے جب انہیں پنڈی بھٹیاں میں حضرت مولانا جیسے بزرگ کے پہنچنے کی خبر ہوئی انہوں نے عدیم الفرصتی کا بہانہ بنا کر آنے سے ہی یکسر انکار کر دیا جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد مبارک پر آپ نے مولوی صاحب کو فصیح و بلیغ عربی میں مکتوب لکھ کر میدان مذاکرہ میں آنے کیلئے للکارا تو ان کے چھکے چھوٹ گئے اور مناظرہ کے داعیان عربی میں گفتگو کیلئے کسی اور عالم کو لانے کی جرات نہ کرسکے تو بہت نادم و شرمسار ہوئے اور حضرت مولانا صاحب اور حضرت میاں مراد صاحب اور دوسرے احمدیوں سے اپنے مذہبی رہنما کی علمی کمزوری کا اعتراف کرتے ہوئے ادب بھرے الفاظ سے معذرت کرلی تاہم حضرت مولانا کے چندروزہ قیام سے سارے قصبے میں حق و صداقت کا خوب چرچا ہوا۔ یہ پورا واقعہ حضرت مولانا نے اپنی معرکہ آراء سوانح ''حیات قدسی'' جلد سوم ص 29-30 مطبوعہ جنوری 1954ء حیدرآباد دکن میں تفصیل سے سپرد قلم فرمایا ہے نیز تحریر فرمایا ہے:۔

''پنڈی بھٹیاں کے احمدی میاں محمد مراد صاحب درزی نہایت ہی مخلص اور جوشیلے احمدی اور (دعوت الی اللہ) کے دیوانے اور شیدائی ہیں جن کی (دعوت) اور عمدہ نمونے سے شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ اور ان کے خسر (شیخ عبدالرب صاحب لائل پوری ناقل) ہندوؤں سے...... احمدیت میں داخل ہوئے تھے''

بیعت حضرت سیدنا محمود

حضرت میاں محمد مراد صاحب بیان فرماتے تھے:۔

''میں نے 14 مارچ 1914ء کو سحری کے وقت کشف میں دیکھا کہ **حضرت خلیفہ اول کی وفات ہوگئی ہے اور ان کی جگہ محمود ایدہ اللہ الودود خلیفہ ثانی مقرر ہوئے ہیں''** اس آسمانی اطلاع پر آپ نے فوراً حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کر لی۔

(تابعین رفقاء احمد جلد اول ص 19)

آپ کا وصال 3 فروری 1968ء کو ہوا۔ مزار بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہے۔

اے خدا برتربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

میرے چچا اور میرے والد محترم کی بیعت

حضرت میاں محمد مراد صاحب کی دیوانہ وار دعوت الی اللہ پاکیزہ نمونہ اور دعائیں میرے خاندان کی بعض سعید روحوں کو بھی آستانہ حق تک کھینچ لائیں چنانچہ سب سے پہلے میرے سب سے چھوٹے چچا میاں عبدالعظیم صاحب والد ماجد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور سابق مدیر ''بدر قادیان'' نے 1928ء کے وسط ثانی میں قبول احمدیت کا شرف پایا۔

(الفضل 17 مئی 1929ء صفحہ 10 کالم 3 فہرست مبائعین ماہ ستمبر اکتوبر نومبر 1928ء) اور لمبا عرصہ تک قادیان میں رہے عالم درویشی میں یکم اپریل 1991ء میں انتقال کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب 1991ء میں قادیان دارالامان تشریف لے گئے تو جن مرحوم درویشوں کے مزاروں پر حضور نے دعا کی ان میں آپ بھی تھے۔ احمدیت کا عظیم آسمانی بیش بہا اور لازوال خزانہ حاصل کرنے کے بعد ہمارے دادا جناب میاں رحمت اللہ صاحب کی طرف سے آپ پر شدید مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے مگر خدا کے مسیح موعود کے اس جانثار سپاہی نے بے مثال نمونہ دکھلاتے ہوئے اپنے مقدس آقا کی تعلیم پر قابل رشک حد تک عمل کر کے دکھا دیا:۔

''اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو'' ''تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں۔''

(کشتی نوح ص 14-76 طبع اول)

اس آتشیں فضا میں میرے والد حافظ محمد عبداللہ صاحب نے جلسہ سالانہ 1933ء کے موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعود کے مبارک ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کیا اور اپنے چھوٹے بھائی میاں عبدالعظیم صاحب کی طرح ہمارے دادا صاحب کے آخر دم تک شکار بنے رہے مگر کوہ وقار بن کر پوری مومنانہ جرات و شان کے ساتھ احمدیت کی پرشوکت منادی میں زندگی کے آخری سانس تک سرگرم عمل رہے۔ بیعت سے قبل آپ حافظ عبدالکریم صاحب مجددی نقشبندی راولپنڈی (ولادت 1848ء - وفات 20 مئی 1936ء) کے مرید تھے۔ بیعت کا علم ہوتے ہی جناب دادا صاحب (میاں رحمت اللہ) انہیں حافظ آباد عبدالکریم صاحب کے پاس لے گئے اور غضبناک ہو کر کہا کہ یہ مرزائی ہو گیا ہے۔ اسے سمجھاؤ انہوں نے فرمایا جس کا سینہ قرآن پاک سے منور ہو وہ غلط فیصلہ نہیں کرسکتا اس۔ لئے اس نے پہلا عقیدہ تبدیل کر کے صحیح قدم اٹھایا ہے۔

والد صاحب داعی الی اللہ کی حیثیت سے

والد صاحب 1962ء تک پنڈی بھٹیاں میں ہی قیام پذیر رہے اور اپنے کاروبار رنگریزی کے ساتھ ساتھ حلقہ احباب تک پیغام حق پہنچانے کی دیوانہ وار جدوجہد میں سرگرم عمل رہے ازاں بعد اپنی وفات (16 فروری 1979ء) تک آپ کو نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے ماتحت شیخوپورہ جھنگ اور سرگودھا کے اضلاع میں بحیثیت معلم دینی خدمات کی توفیق ملی (مرکز عنایت پور' جل بھٹیاں' پھایا نوالی۔ چک 33 جنوبی) اس دوران آپ نے پیدل دورے کر کے احمدیت کی اشاعت اور تربیت کے فرائض انجام دیئے' بہت سے بچوں اور بچیوں کو (خصوصاً چک 33 جنوبی میں) قرآن مجید سکھلانے کی سعادت ملی۔ متعدد جلسے آپ کے زیر اہتمام کئے گئے اور کئی افراد شامل احمدیت ہوئے جیسا کہ صدر انجمن پاکستان کی مطبوعہ سالانہ رپورٹوں (1962-1967ء) سے ثابت ہے۔ والد صاحب مرحوم کی زبانی روایات اور خود نوشت یادداشتوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے داخل ہونے کے بعد آپ کے سسرالی گاؤں چک ساہمل (متصل جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ) میں جامعہ کے بانی مولوی محمد ذاکر صاحب جھنگوی مرید خواجہ ضیاء الدین سیالوی شریف (ولادت 1906ء وفات 25 نومبر 1976ء) سے والد صاحب کا پبلک مناظرہ ہوا جس پر انہوں نے لاجواب ہو کر بائیکاٹ کا فتویٰ دے دیا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے آپ کی ایسی غیبی نصرت فرمائی کہ بلا استثناء گاؤں کے جملہ غیر از جماعت شرفاء اور معززین خصوصاً ہمارے ماموں میاں غلام محمد صاحب مرحوم اور میاں غلام حیدر صاحب مرحوم اور میرے ننہال کے سبھی افراد خاندان نے اس نازیبا حرکت کو فریق ثانی کی شکست سے تعبیر کیا اور اس فتویٰ کو چنداں کوئی بھی حیثیت نہیں دی اور عمر بھر ہمارے ساتھ قابل رشک حد تک محبت و شفقت کا سلوک فرماتے رہے۔ رب غفور و کریم انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی قربتوں پر انوار کی بارشیں برسائے کہ ہر یک طاقت وقدرت اسی کو حاصل ہے مثالی الفت اور رواداری کی یہ حسین روایات میرے ننہال کی نئی نسلوں کا بھی شعار ہیں اور وہ اپنے بزرگوں کے عہد مروت کو اب تک کمال خوبی سے نباہتے آرہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اس کی عظیم جزا عطا فرمائے۔ اور ان کے گھر ہمیشہ دین و دنیا کی برکتوں سے معمور رہیں آمین ثم آمین۔

والد صاحب نے اپنے قلم سے اپنی یادداشتوں میں یہ ذکر بھی فرمایا ہے کہ ایک بار میرے دادا صاحب اور ایک معاند احمدیت کی تحریک پر آپ کو ایک پیر صاحب کے پاس لے جایا گیا۔ آپ نے تبادلہ خیالات کے ذریعہ حق کی بساط بھر ترجمانی کی مگر پیر صاحب نے آخر میں یہ دھمکی دی کہ جو شخص بھی مرتد ہو گیا میں تھپڑ لگا کر اسے راہ راست پر لے آتا ہوں۔ والد صاحب نے فرمایا اگر جرات ہے تو مجھے تھپڑ کے ذریعہ ٹھیک کر دیں۔ وہ شرمساری سے مسکرا دیے اور اگلے دن ہی قصبہ سے ہمیشہ کیلئے غائب ہو گئے۔ آپ شمع احمدیت کے پروانہ تھے اور اگر احمدیت کو محمود سے تشبیہ دی جائے تو انہیں اس کے ایاز ہونے کا فخر حاصل تھا۔

شفیق والدہ صاحبہ کا ذکر خیر

یہاں مجھے اپنی شفیق اور مہربان والدہ محترمہ صاحب بی بی صاحبہ مرحومہ کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ ان کے والد یعنی میرے نانا جان مرحوم کا نام شہامت اور میری نانی کا نام روشنائی تھا جن کا تعلق ڈھیرہ خاندان سے تھا اور اصل وطن رجوعہ ضلع جھنگ تھا باوجودیکہ والدہ صاحبہ نے قیام پاکستان تک بیعت نہیں کی مگر انہوں نے نہ صرف احمدیت کو عظمت و احترام سے دیکھا بلکہ مرکز یا ضلع سے جو احمدی شخصیات پنڈی بھٹیاں میں رونق افروز ہوئیں ان کی خدمت کرنا وہ اپنے لئے موجب ثواب سمجھتی تھیں۔ جب وہ والد صاحب کے ساتھ اپریل 1949ء کے پہلے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئیں تو انہوں نے انکشاف کیا کہ خدا نے بذریعہ خواب پہلے ہی یہ بستی دکھا دی کہ یہاں مسیح موعود کا قافلہ اترے گا جو میں نے سچ مچ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیا ہے لہٰذا میں خدا کے اس سلسلہ میں علی وجہ البصیرت داخل ہوتی ہوں۔

پنڈی بھٹیاں کی دینی وروحانی تاریخ کا سنہری دور

1931ء کا سال پنڈی بھٹیاں کی دینی و روحانی تاریخ میں ایک یادگار اور سنہری سال تھا جبکہ یہاں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہوا جس میں قادیان سے تین بزرگ مربیوں اور لیکچراروں نے خطاب کر کے نہ صرف یہاں کے شوریدہ سر آریہ سماجی ہندوؤں کے اصل عقائد بے نقاب کئے بلکہ دردمند غیر احمدی شرفاء کو مسلمانوں کی مستقل انجمن بنانے کی پرزور تحریک کی جس کے نتیجہ میں ''انجمن اصلاح المسلمین'' کا قیام عمل میں آیا۔ (الفضل یکم مئی 1934ء ص 10 کالم 2)

علاوہ ازیں حضرت میاں محمد مراد صاحب کی جدوجہد کی بدولت مسلمانان پنڈی بھٹیاں کے دو عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے جس میں غیر از جماعت اور احمدی مقررین نے ایک متحدہ پلیٹ فارم سے خطاب کیا۔ ایک جلسہ صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی حضرت امام جماعت احمدیہ کی ملک گیر تجویز پر ہوا جس کی رپورٹ نامہ نگار ''الفضل'' حضرت میاں محمد مراد صاحب کے قلم سے بایں الفاظ شائع ہوئی:۔

''14 اگست (1931ء) رات کے وقت مسلمانان پنڈی بھٹیاں کا کشمیر ڈے کا جلسہ زیر صدارت چوہدری علی محمد صاحب منعقد ہوا۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے قریباً دو گھنٹے کشمیر کے حالات نہایت دردانگیز لہجہ میں بیان فرمائے۔ حاضرین جلسہ پر اچھا اثر ہوا۔ مجوزہ ریزولیوشن بالاتفاق پاس کئے گئے۔

(الفضل 25۔ اگست 1931ء ص 9 کالم 1)

دوسرا جلسہ ''سیرت النبیﷺ'' سے متعلق تھا جو 8 نومبر 1931ء کو ہوا۔ جلسہ کی روداد حضرت میاں محمد مراد صاحب نے حسب ذیل الفاظ میں مرکز احمدیت کو ارسال فرمائی۔

''زیر صدارت چوہدری محمد حسین صاحب ایل ایل بی وکیل جلسہ منعقد ہوا ماسٹر غلام محمد صاحب' چوہدری علی محمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ غیر مذاہب کے لوگ بھی شامل جلسہ تھے''

(الفضل 3 دسمبر 1931ء ص 8)

لعل تاباں نمبر 44

مرتبہ: فخر الحق شمس

رحمت کی بارش

حضرت مسیح موعود کی محبت الٰہی اور عشق رسولؐ کے بارے میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیں۔

''میں نے آپ کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں 27 سال کا جوان تھا مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر آپ سے زیادہ خلیق، آپ سے زیادہ نیک، آپ سے زیادہ بزرگ، آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔''

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 608-609)

تحریک حفظ قرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خود حافظ قرآن تھے اور حضور کے دل میں یہ شدید تڑپ تھی کہ جماعت کے نوجوان کثرت سے حافظ قرآن بنیں چنانچہ حضور نے جماعت کے نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ وہ قرآن کریم کا ایک ایک پارہ حفظ کریں اس طرح تیس خدام مل کر پورا قرآن کریم حفظ کر لیں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ نے اس تحریک پر کسی حد تک کام کرنے کی توفیق پائی اور ہر مجلس میں جس خادم نے جو پارہ یاد کرنے کے لئے چنا تھا وہ درج کر کے فہرستیں حضور کی خدمت اقدس میں بھجوائی جاتی رہیں اور جس جس خادم نے کوئی پارہ یاد کرنے کی توفیق پائی اس کی اطلاع بھی حضور کو بھجوائی جاتی رہی۔

غرض اس تحریک کے ذریعے قرآن کریم حفظ کرنے کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا اس کے علاوہ حضور نے جماعت کو اپنے بچے جامعہ احمدیہ سے ملحق حافظ کلاس میں بھجوانے کی بھی بار بار تحریک فرمائی۔ چنانچہ جماعت کے ہر طبقہ میں یہ رجحان پیدا ہو گیا کہ انہوں نے اپنے ذہین ترین بچوں کو حافظ کلاس میں بھجوانا شروع کیا۔ حافظ کلاس میں توسیع کی گئی۔ مستحق طلباء کے لئے وظائف کا انتظام کیا گیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ہر سال حافظ کلاس میں داخلہ کے لئے اتنی کثرت سے امیدوار آتے ہیں کہ ان میں سے انٹرویو لے کر صرف ایک محدود تعداد کو ہی داخلہ دیا جاتا ہے۔

(حیات ناصر جلد اول ص نمبر 459)

105 بخار میں

حضرت سید سرور شاہ صاحب شدید بیماری میں بھی نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ آخری بیماری میں ایک دن بخار کی حالت میں بیت الذکر تشریف لے گئے۔ تھرمامیٹر لگایا گیا تو بخار 105 درجہ تھا۔ آپ کو ڈاکٹری ہدایت تھی کہ پوری طرح آرام کریں آپ کو سخت ضعف تھا مگر پھر بھی بیت الذکر میں ضرور جاتے وفات سے کچھ دن پہلے اپنے بیٹے کے ساتھ اللہ کے گھر جا رہے تھے کہ کمزوری کی وجہ سے رستہ میں دو بار گر گئے۔

(رفقائے احمد جلد 5 حصہ دوم از ملک صلاح الدین۔ احمدیہ بک ڈپو ربوہ طبع اول۔ 1963ء)

عیش دنیا سدا نہیں پیارو
اس جہاں کو بقا نہیں پیارو
یہ تو رہنے کی جا نہیں پیارو
کوئی اس میں رہا نہیں پیارو

(درثمین)

حضرت مسیح موعود کا فیض صحبت

درویشان قادیان میں ایک بزرگ درویش حضرت بابا اللہ بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ جنہوں نے تقسیم ملک کے بعد اپنی بڑھاپے کی زندگی کے سترہ طویل سال نہایت خاموشی اور صبر وسکون کے ساتھ گزارے۔ سترہ سال کا زمانہ کسی کے اخلاق و عادات کو ناپنے اور جانچنے کا ایک طویل زمانہ ہے۔ اور ان طویل سترہ سال کا ایک ایک دن شاہد ہے کہ حضرت بابا صاحب نہایت شریف النفس۔ کم گو اور عابد و زاہد بزرگ تھے۔

اپنی جوانی کے ایام میں حضرت بابا جی کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی ڈیوڑھی میں دربانی کا شرف کئی سال تک حاصل رہا۔ اور اس کے بعد بابا جی حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے خانگی ملازموں میں شامل ہو گئے۔ یہ سونے پر سہاگہ تھا۔ حضرت مسیح موعود کے فیض صحبت سے فیض یاب ہونے کے بعد حضور کے قابل صد احترام داماد اور حضور کی عالی مرتبت صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت کا شرف جسے حاصل ہوا ہو اس کی قسمت پر جتنا ناز اور رشک کیا جائے کم ہے۔

(گلدستہ درویشاں کے پھول ص 52)

ایک روح کی نجات پر خوشی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا جو حضورؐ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑ گیا (اور اس بیماری میں فوت ہو گیا) حضورؐ اس کی عیادت کیلئے اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اس کو فرمانے لگے کہ مسلمان ہو جا۔ لڑکے نے حضورؐ کی بات سنی اور اپنے باپ کی طرف دیکھا جو وہیں اپنے بیٹے کے پاس ہی تھا۔ باپ نے بیٹے کی نگاہ میں سوال کو بھانپ لیا اور کہنے لگا جیسے ابوالقاسم کہتے ہیں ویسے ہی کر تو وہ لڑکا مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ باہر تشریف لائے اور حضورؐ کی زبان پر یہ فقرہ تھا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اس بچہ کو آگ سے بچالیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی)

میں کامیاب ہو گیا

اللہ کی محبت میں محض اس کی توحید کے قیام کی خاطر اس کا نام جپتے ہوئے نہایت خوشی سے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے ایسے خوش نصیب فدائیوں میں حضرت حرام بن ملحان انصاری بھی تھے جو ستر صحابہ کے ایک وفد کے امیر کے طور پر رسول اللہؐ کی طرف سے ایک مہم پر بھجوائے گئے معاند قبیلے نے بدعہدی کرتے ہوئے حضرت حرام پر اچانک اس وقت حملہ کر دیا جب وہ تبلیغ حق فرما رہے تھے۔ نیزہ ان کی گردن میں لگا تو خون کا فوارہ چھوٹا انہوں نے وہ خون ہاتھ میں لے کر منہ پر چھڑکا اور یہ نعرہ بلند کیا فزت و رب الکعبۃ رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد جلد 3 ص 515 بیروت)

موقع پر موجود دشمن حیران ہو کر دیکھتے تھے کہ یہ کس مٹی کے لوگ ہیں جن کی کامیابیاں ان کی موت سے وابستہ ہیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی تعلیم

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنی تعلیم کے بارہ میں تحریر کرتی ہیں۔

میں نے کسی اسکول میں تعلیم نہیں پائی نہ کوئی ڈگری ہے۔ پیر منظور محمد صاحب کی اہلیہ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ مرحومہ نے حضرت اماں جان سے ذکر کیا کہ پیر جی کہتے ہیں ایک نئے طریق سے صالحہ کو پڑھانا شروع کروں گا (صالحہ بیگم جن کی شادی میرے چھوٹے ماموں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سے ہوئی) حضرت اماں جان نے فرمایا کہ کہہ دو مبارکہ کو بھی پڑھا دیا کریں۔ میری عمر بمشکل شاید تین سال کی ہوگی کہ محمدی بیگم صاحبہ نے آ کر حضرت اماں جان سے کہا کہ اب وہ پڑھانا شروع کر دینا چاہتے ہیں۔ حضرت اماں جان مجھے وہاں لے گئیں اور یہ سلسلہ شروع ہوا۔ لکڑی کے بلاک تھے ان پر الف، ب وغیرہ لکھی ہوئی تھی اس طرح انگلش سکولوں کی نرسری کے طریق پر انہوں نے پڑھانا شروع کیا مختلف ورقوں پر چھپے حروف سے لکھتے۔ اس پر لکھواتے بھی اور پڑھاتے بھی اسی مجموعہ سے پھر یسرنا القرآن چھاپا گیا۔

غرض میں نے ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن شریف ختم بھی کیا اور دہرا بھی لیا تھا۔ چھوٹے بھائی صاحب حضرت مرزا شریف احمد جو سکول یا کسی استاد سے پڑھتے تھے ان کا ابھی ختم نہیں ہوا تھا اس لئے آمین چند ماہ دیر سے ہوئی۔ اردو حضرت پیر منظور صاحب نے ساتھ ہی پڑھائی تھی۔ پھر کچھ حساب وغیرہ بھی سکھاتے مگر مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہ ہوئی۔ فارسی کی بھی ایک دو کتابیں پڑھائی تھیں اور ایک دو انگریزی کا قاعدہ اور کتاب۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بھی بہت توجہ سے پڑھایا اور جب وہ بیمار ہوئے تو ان سے پڑھنا مجبوراً چھٹا۔ ان کی علالت نے سب گھر کو اور خود حضرت مسیح موعود کو سخت پریشان کر رکھا تھا۔ سخت کرب میں یہ وقت گزرا۔ ان سے میں صرف تین سیپارے اور چند ورق چوتھے سیپارے کے پڑھ سکی۔ ان کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول کے پاس بھیجا کہ وہ قرآن شریف کا ترجمہ پڑھائیں وہ بھی ہم سے بہت پیار کرنے والے تھے۔ بہت پیار اور توجہ سے پڑھاتے لفظ لفظ کا ترجمہ وغیرہ سمجھاتے۔ تجرید بخاری وغیرہ اور چھوٹے مجموعے احادیث کے میں نے خود ہی شروع کر دیئے۔ جو لفظ خاص سمجھ میں نہ آتے تو وہ حضرت بڑے بھائی صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) یا حضرت منجھلے بھائی صاحب (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) سے پوچھ لیا کرتی تھی۔

(سیرت و سوانح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ص 26)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34082 میں شگفتہ احسن زوجہ محمد احسن صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت دسمبر 1991ء ساکن سڈنی آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2001-4-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی -/A$400- 2- حق مہر -/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/A$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شگفتہ احسن ساکن سڈنی آسٹریلیا گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد سیکرٹری وصیت آسٹریلیا گواہ شد نمبر 2 ایم عثمان خان وصیت نمبر 21121

مسل نمبر 34083 میں قدسیہ مجیب زوجہ مجیب الرحمٰن سنوری قوم فاروقی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سڈنی آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2001-6-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی -/50000 روپے جو تقریباً -/A$1700 بنتے ہیں۔ 2- حق مہر -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/A$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قدسیہ سڈنی آسٹریلیا گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد سیکرٹری وصیت آسٹریلیا گواہ شد نمبر 2 محمد عثمان خان وصیت نمبر 21121

مسل نمبر 34084 میں حفیظہ بیگم مبصر جوئیہ زوجہ امان اللہ مبصر قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سڈنی آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2001-4-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زیورات ہار وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی A$-125 2- ایک جوڑی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/A$-100 3- حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ A$-120 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حفیظہ بیگم مبصر جوئیہ Heber Sham آسٹریلیا گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد سیکرٹری وصیت آسٹریلیا گواہ شد نمبر 2 محمد عثمان خان وصیت نمبر 21121

مسل نمبر 34085 میں وقار احسن خان ولد محمد احسن قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے اٹھارہ سال بیعت دسمبر 1991 ساکن سڈنی آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2001-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت یوتھ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقار احسن سڈنی آسٹریلیا گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد سیکرٹری وصیت گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ناصر وصیت نمبر 28119

مسل نمبر 34086 میں Tatep Sirojudin ولد Mr. Mohammad Syarif پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت 1983-7-16 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2001-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ 90 مربع میٹر واقع Parakan Salak مالیتی -/16000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/859200 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Tatep Sirojudin جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن ولد مکرم Uben جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Asep Saepudin s/o M. Sanwasi جابر انڈونیشیا

مسل نمبر 34087 میں Ibnu Sidi Umar s/o Sidi Umar پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت 86-7-5 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2000-6-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان تین عدد برقبہ ......-/290000000 روپے۔ 2- کار مالیتی -/52000000 روپے۔ 3- متفرق جائیداد کپڑے -/8000000 روپے۔ کل جائیداد -/350000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/27000000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ibnu Sidi Umar انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Sibthe Ahmad Hasan s/o Hasandin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 K.Asrida. Sh s/o Muhidin انڈونیشیا

مسل نمبر 34088 میں Duduin Bashiruddin Ahmad, MM. ولد Tjoetjoe. Wiraatmadja پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت 1965ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1998-3-10ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- دو عدد مکان برقبہ 306 مربع میٹر مالیتی -/150000000 روپے۔ 2- زمین برقبہ 1550- مربع میٹر مالیتی -/46000000 روپے۔ 3- دو عدد کاریں مالیتی -/40000000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/236000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/825000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/80000000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Duduin Bashirudin Ahmad. MM. انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs. Moch Ayub s/o Kitoy Cibanteny انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Dadang Sumantri s/o Moeharam Natakusumah انڈونیشیا

مسل نمبر 34089 میں Ummi Ohi زوجہ مکرم پیشہ تجارت عمر 66 سال بیعت 1945ء ساکن جاوہ برات انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1999-6-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ -/400 مربع میٹر مالیتی -/4000000 روپے۔ 2- چاول کا کھیت برقبہ 600 مربع میٹر مالیتی -/6000000 روپے۔ 3- حق مہر بذمہ -/180000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/280000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/600000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ~~تازیست حسب~~ قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

کو ادا کرتی رہوں گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے - الامۃ Ummi جاوہ برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ohi s/o Eno جاوا برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 رحمت اللہ وصیت نمبر 29369

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں -

سانحہ ارتحال

مکرم مختار احمد صاحب مربی سلسلہ نوشہرہ کینٹ لکھتے ہیں خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب آف میادی نانو تحصیل و ضلع نارووال حال باب الابواب ربوہ عزیز و اقارب کو اپنے گاؤں ملنے گئے تھے کہ مورخہ 4 مئی 2002ء کو دماغ پر فالج کا حملہ ہوا، نارووال سول ہسپتال میں داخل کروایا گیا مگر طبیعت سنبھل نہ سکی اور 5 مئی 2002ء فجر کے وقت بعمر 79 سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔

مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ 6 مئی 2002ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم بشارت محمود صاحب مربی سلسلہ و نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ مرحوم کا خاص اور نمایاں وصف مہمان نوازی تھا جماعتی کاموں میں از حد دلچسپی لیتے تھے اور خلافت کے ساتھ عشق کی حد تک محبت تھی۔ میادی نانو میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

مرحوم نے لواحقین میں بیوہ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے مشتاق احمد باب الابواب عبدالرزاق صاحب طاہر آباد، عبدالخالق صاحب باب الابواب ارفاق احمد صاحب کراچی اور خاکسار مختار احمد مربی سلسلہ احمدیہ چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے درخواست دعا

درخواست دعا

☆ مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں میری دائیں آنکھ میں 4 / اپریل 2002ء سے تکلیف ہے۔ شدید قسم کی سرخی، سوزش اور دھند ہے قریب سے معمولی نظر آتا ہے مسلسل علاج جاری ہے مکمل شفایابی اور نظر کی بحالی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ ضلع خیر پور لکھتے ہیں خاکسار کے تایا زاد بھائی مکرم عبدالمالک بھٹی صاحب آف اسلام آباد کو اچانک پھیپھڑوں کی شدید تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے انہیں آپریشن کروانا پڑا۔ چند روز قبل آپریشن کے نتیجہ میں ان کا بائیں طرف کا آدھا پھیپھڑا اور دو پسلیاں بھی کاٹنی پڑیں ان کی کامل شفایابی کے لئے اور آئندہ ہر قسم کی پیچیدگی سے بچنے کے لئے بھی احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کی چچی مکرمہ ناصرہ خلیل صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب بھٹی آف کراچی بلڈ پریشر اور دل کے بڑھ جانے کی وجہ سے کافی بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں علاج جاری ہے ان کی مکمل شفایابی کے لئے بھی تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

ٹریننگ پروگرام
میڈیکل ٹرانسکرپشن

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے میڈیکل ٹرانسکرپشن کا ایک ٹریننگ پروگرام مورخہ یکم جون 2002ء سے شروع کیا جارہا ہے روزانہ شام کے وقت 4 گھنٹے تدریس ہوا کرے گی - اور 5 ماہ میں یہ کورس مکمل ہوگا - فیس نہایت مناسب ہوگی - کورس میں شرکت کیلئے ایسے احمدی طلبہ و طالبات درخواست دے سکتے ہیں جو

- کم از کم ایف ایس سی (ترجیحاً پری میڈیکل) ہوں
- کمپیوٹر کی بنیادی معلومات رکھتے ہوں
- انگریزی زبان خصوصاً Spoken English اچھی طرح سمجھ سکتے ہوں - خواہشمند افراد سندات کی نقول کے ہمراہ اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب جماعت یا مکرم امیر صاحب کی تصدیق سے 16 مئی 2002ء تک مرکز ارسال فرمادیں - موزوں امیدواروں کا انتخاب بذریعہ انٹری ٹیسٹ و انٹرویو ہوگا جو مورخہ 19 مئی بروز اتوار کانفرنس ہال بلڈ بینک ایوان محمود میں لیا جائے گا -

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تازہ مسلم کش فسادات بھارت کے صوبہ گجرات میں تازہ مسلم کش فسادات میں مرنے والوں کی تعداد 12 ہوگئی ہے - دو افراد کو ان کے گھروں میں پتھر مار مار کر شہید کر دیا گیا - پانچ کی حالت نازک ہے زخمیوں میں پانچ پولیس اہلکار بھی شامل ہیں - احمد آباد کے مختلف علاقوں میں کرفیو کے باوجود مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگانے کا سلسلہ جاری ہے - احمد آباد میں جلاؤ گھیراؤ اور فائرنگ کی گئی - پٹرول بموں سے حملے کئے گئے ہندوؤں نے ایک شخص کو چھرا گھونپ دیا - سکول ٹیچر کو زندہ جلا دیا -

افغانستان سے فوجی واپس بلا سکتے ہیں -

کینیڈا کینیڈین وزیر دفاع نے کہا کہ افغانستان میں قیام امن کے لئے بھیجی جانے والی کینیڈین فوج میں کمی یا واپسی کے بارے میں دس روز میں فیصلہ کیا جائے گا - امریکہ کے ساتھ اس معاملے میں مشورہ ہورہا ہے -

مشرق وسطیٰ کا بحران مشرق وسطیٰ کے بحران پر بات چیت کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس شروع ہوگیا ہے - یہ اجلاس سوڈان کی درخواست پر بلایا گیا ہے۔ بحران کے حل کے لئے بین الاقوامی امن کانفرنس بلانے کی تجویز کے بارے میں علاقے کے متعدد لیڈر ان دنوں امریکہ میں ہیں - اسرائیلی وزیراعظم شیرون - اردن کے شاہ عبداللہ اور سعودی وزیر خارجہ شہزادہ السعود الفیصل نے واشنگٹن میں امریکی وزیر خارجہ کولن پاول سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کی ہیں - عرب اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ جب تک اسرائیل فلسطینی علاقوں سے اپنی فوج واپس نہیں بلاتا اس قسم کی کانفرنس کامیاب نہیں ہوسکتی -

ہالینڈ میں وزارت عظمیٰ کا امیدوار قتل ہالینڈ کے ایک اہم سیاست دان اور وزارت عظمیٰ کے امیدوار پم فورٹائن کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا ہے - وہ میڈیا کمپلکس سے انٹرویو دے کر باہر آرہے تھے - 9 دن بعد ہالینڈ میں انتخاب ہونے والے ہیں -

فلسطینیوں کا قتل عام اور مسلم ممالک کی بے بسی ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں کا قتل عام کرتا رہا اور مسلم ممالک بے بسی سے دیکھتے رہے - اسلامی کانفرنس تنظیم بھی کوئی کردار ادا نہ کرسکی - مسلمانوں کو یہ بے بسی اور لاچاری خود ختم کرنا ہوگی - اسرائیل کو ریاستی دہشت گردی سے نہ روکا گیا تو دنیا میں دہشت گردی بڑھے گی -

اسرائیل میں بم دھماکہ 16 ہلاک اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ایک چار منزلہ عمارت میں ہونے والے بم دھماکے سے 16 افراد ہلاک اور 50 سے زائد زخمی ہوگئے - بم ایک سوٹ کیس میں رکھا گیا تھا -

فضائی حادثوں میں 138 ہلاک دو طیاروں کو پیش آنے والے فضائی حادثوں میں 138 افراد ہلاک ہوگئے ہیں - مصری ایئر لائن کا طیارہ تیونس میں گر کر تباہ ہوگیا جس سے جہاز میں موجود تمام افراد ہلاک ہوگئے - چائنہ ایئر لائن کا ایک طیارہ جو 112 مسافروں کو لے کر جارہا تھا وہ شمال مشرقی علاقے میں کریش ہوگیا - اس طیارے کے بعض مسافروں کو بچا لیا گیا ہے - ایک ماہ میں یہ چائنہ ایئر کو پیش آنے والا دوسرا حادثہ ہے -

چرچ کا محاصرہ ختم بیت اللحم کے حضرت عیسیٰ کے جائے پیدائش والے چرچ کے محاصرہ کے خاتمہ کے لئے مفاحت ہوگئی ہے - محصور 13 فلسطینیوں پر اٹلی میں مقدمہ چلے گا - 26 کو غزہ جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے - لیکن سمجھوتہ کے باوجود اسرائیلی فوج کی غاصبانہ کارروائیاں جاری ہیں - تلکرم پر اسرائیلیوں نے پھر قبضہ کر لیا ہے - حماس نے سمجھوتہ مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ سمجھوتہ فلسطینیوں کے لئے بہت بڑی تباہی ہے - ہمیں فلسطین میں رہنے کے حق سے محروم کیا جارہا ہے - بدقسمتی کی بات ہے کہ فلسطینی اتھارٹی خود اسرائیلی پالیسی کا نفاذ کر رہی ہے -

اسرائیلی وزیراعظم کی بش سے ملاقات

ایریل شیرون اسرائیلی وزیراعظم نے وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر جارج بش سے ملاقات کر کے فلسطینیوں کے ساتھ جاری تنازعہ سے متعلقہ امور پر تفصیلی مذاکرات کئے - صدر بش سے ملاقات سے قبل اسرائیلی وزیراعظم نے امریکی وزیر دفاع اور امریکہ وزیر خارجہ سے بھی تفصیلی ملاقات کی -

یہودیوں پر حملے رکوائے جائیں امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے پیش نظر یہودیوں پر ہونے والے حملے رکوانے کے لئے یورپی اقوام کوشش کریں -

بقیہ صفحہ 1

3۔ گھروں میں اعلیٰ قسم کی گھاس لگوائیں۔

4۔ موسم گرما کی موسمی پنیریاں اور اعلیٰ قسم کے خوبصورت گملے مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔

نیز گھروں میں پودوں پر سپرے کرنے کا بھی انتظام ہے۔ ان تمام امور کے سلسلہ میں گلشن احمد نرسری سے رابطہ کریں۔ (انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

عورتوں کے چہرے کے بال ختم کرنے کیلئے مفید دوا
چہرے کے بال GHP-240/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	9 مئی	زوال آفتاب	: 1-05
جمعرات	9 مئی	غروب آفتاب	: 7-56
جمعہ	10 مئی	طلوع فجر	: 4-41
جمعہ	10 مئی	طلوع آفتاب	: 6-13

تھل کینال اورست پارہ ڈیم کی منظوری-

انڈس ریورسسٹم اتھارٹی (ارسا) نے گریٹر تھل کینال پراجیکٹ اور ست پارہ ڈیم پراجیکٹ تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے اور پانی کی دستیابی کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے- ارسا کے اجلاس میں ست پارہ ڈیم پراجیکٹ کی منظوری اتفاق رائے سے اور گریٹر تھل کینال پراجیکٹ کی منظوری کثرت رائے سے دی گئی- ست پارہ ڈیم پراجیکٹ کی تعمیر پر 2090.43 ملین روپے لاگت آئے گی- یہ پراجیکٹ چار سال میں مکمل ہوگا- یہ ڈیم سکردو سے چھ کلو میٹر دور بنے گا- 34.4 میٹر بلند اور 518 میٹر طویل ہوگا- اس میں 45400 ایکڑ فٹ پانی کی گنجائش ہوگی- اور اس سے 10800 کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی نیز 19920 ایکڑ رقبہ زیر کاشت آئے گا- گریٹر تھل کینال پراجیکٹ سات سال میں مکمل ہوگا- 30 ارب روپے لاگت آئے گی- اس میں 8500 کیوسک پانی چھوڑا جائے گا- یہ ہر خریف کے موسم میں چھ ماہ کے لئے چلے گی- اس کے لئے 2.469 ملین ایکڑ فٹ پانی مختص کیا گیا ہے- اس میں سے 1.873 ملین ایکڑ فٹ پانی 1991ء کے معاہدے کے تحت ملے گا- اس سے 15.3 لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا- یہ رقبہ جھنگ، خوشاب، بھکر اور لیہ کے چار اضلاع میں واقع ہے-

پاکستان میں مذہبی آزادی کے لئے مزید اقدامات کی توقع رکھتے ہیں- بین الاقوامی

مذہبی آزادی کے بارے میں امریکی کمیشن نے انتہا پسند مذہبی جماعتوں اور دینی مدارس کو تشدد کو ہوا دینے سے روکنے اور ان سے ہر قسم کا اسلحہ قبضے میں لینے کے بارے میں حکومت پاکستان کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی کے بارے میں مزید اقدامات کئے جائیں گے- واشنگٹن میں مذہبی آزادی کے بارے میں بین الاقوامی کمیشن نے امریکی کانگریس اور صدر بش کو پیش کی جانے والی سالانہ رپورٹ میں مذہبی آزادی کے حوالے سے پاکستان میں ہونے والے اقدامات پر ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا ہے- رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان توہین رسالت اور احمدیوں کے خلاف قوانین سمیت مذہبی آزادی فراہم کرنے کے لئے مزید اقدامات کرے گی-

بس دریائے نیلم میں جا گری - 14 ہلاک

مظفر آباد میں ٹریفک کے المناک حادثہ میں 14 افراد ہلاک اور 31 زخمی ہو گئے- بس مظفر آباد سے اٹھمقام جارہی تھی کہ دریائے نیلم میں جاگری- جس کی وجہ سے 10 موقع پر اور باقی ہسپتال جا کر دم توڑ گئے-

لاہور میں دہشت گردی، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ قتل-

معروف عالم دین اور مذہبی سکالر پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کو مہران بلاک اقبال ٹاؤن میں ڈرائیور سمیت قتل کر دیا گیا- جبکہ موٹر سائیکل سوار ملزموں نے تعاقب کرنے والے کانسٹیبل کو بھی گولیاں مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا-

تبدیلی نام

مکرم بشیر احمد رند صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتے ہیں خاکسار نے اپنی بیٹی کا نام امینہ بی بی سے امینہ بشیر رکھ لیا ہے آئندہ سے اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

Do you want to speak English as the English people do?
Then
You have to come to
MACLS.
Admissions are also open in the 5th group of Computer Basics (Power Pack+Free training in Inpage 2.4 and Internet in just two months with absolute perfection.
For Quality Education
You are welcome to
Modern Academy of Computer and Language Studies
Phone:212088

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61